بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 9 ستمبر 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے کچھ واقعات ہیں جو بیان کروں گا۔ جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ سے حضرت عمرؓ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ آپؓ کی رائے سے بھی افضل ہیں سوائے اس کے کہ اُن میں سختی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میری نرمی کی وجہ سے اُن میں سختی ہے لیکن اگر امارت اُن کے سپرد ہوگئی تو وہ اپنی بہت سی باتیں چھوڑ دیں گے۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو بلایا اور اُن سے حضرت عمرؓ کے بارے میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا باطن اُن کے ظاہر سے بھی بہتر ہے اور ہم میں اُن جیسا کوئی نہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے دونوں سے کہا کہ ہماری ان باتوں کا کسی سے کوئی ذکر نہ کرنا۔

حضرت ابو بکرؓ کی بیماری کے دنوں میں حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ آپؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنادیا ہے جبکہ آپؓ دیکھتے ہیں کہ وہ آپؓ کی موجودگی میں ہی لوگوں سے کس طرح سلوک کرتے ہیں اور جب وہ تنہا ہوں گے تو پھر کیا حال ہوگا۔ جب آپؓ اپنے ربّ سے ملیں گے تو وہ آپؓ سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ جب خدا مجھ سے پوچھے گا تو میں جواب دوں گا کہ میں نے تیرے بندوں میں سے بہترین کو تیرے بندوں پر خلیفہ بنایا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ تاریخی کتب کے حوالے سے اس بارے میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات قریب آئی تو آپؓ نے صحابہ سے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانے کے متعلق مشورہ کیا۔ بعض صحابہؓ نے یہ اعتراض کیا کہ حضرت عمرؓ کی طبیعت میں سختی بہت ہے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ جب یہ ذمہ داری اُن پر پڑ جائے گی تو اُن کی سختی اعتدال میں بدل جائے گی۔ چنانچہ تمام صحابہ حضرت عمرؓ کی خلافت پر راضی ہوگئے۔ حضرت ابو بکرؓ اپنی طبیعت کی خرابی کے باوجود مسجد میں گئے اور اپنی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کی خلافت کا اعلان کیا۔ تمام صحابہؓ نے حضرت عمرؓ کی خلافت کو تسلیم کیا اور حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کی بیعت کرلی۔ حضرت مصلح موعودؓ اس اعتراض پر کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ نامزد کیوں کیا جبکہ دیگر خلفاء کا انتخاب کیا گیا تھا، جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو یونہی خلیفہ نامزد نہیں کر دیا گیا تھا بلکہ حضرت ابو بکرؓ کا صحابہ سے مشورہ لینا ثابت ہے اور صحابہ سے مشورے کے بعد بھی حضرت ابو بکرؓ اپنی بیماری کے باعث سخت نقاہت کے باوجود اپنی بیوی کا سہارا لے کر مسجد میں گئے اور تمام صحابہ سے رائے لی تھی کہ کیا تمہیں بھی حضرت عمرؓ کی خلافت منظور ہے جس پر تمام لوگوں نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا جو کہ ایک رنگ میں انتخاب ہی تھا۔

آپؓ کی وفات 22/جمادی الآخر 13/ ہجری بروز منگل 63/سال کی عمر میں ہوئی۔ آپؓ کا عہد خلافت دو سال تین مہینے دس دن رہا۔ آپؓ کی زبان مبارک سے جو آخری الفاظ ادا ہوئے وہ یہ تھے کہ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔ یعنی مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں

وفات دے اور مجھے صالحین کے زُمرہ میں شمار کر۔ حضرت ابو بکرؓ کی انگوٹھی کا نقش تھا۔نعم القادر اللّٰہ یعنی کیا ہی قدرت رکھنے والا ہے اللہ تعالیٰ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر دیکھنا کہ اگر کوئی چیز باقی رہ جائے تو اُسے بھی حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دینا۔ ۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور منبر کے درمیان آپؓ کا جنازہ پڑھایا اور آپؓ کو رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ دفن کیا گیا۔

حضرت ابو بکرؓ نے اپنے ترکہ کی بابت فرمایا کہ میرے بعد قرآنی احکام کے مطابق اُسے تقسیم کر دیا جائے۔ایک روایت کے مطابق آپؓ نے اپنے رشتہ داروں کے لیے بھی جو وارث نہیں تھے اپنے مال میں سے پانچویں حصے کی وصیت کی تھی۔ آپؓ کی چار بیویاں تھی قتیلہ بنت عبد العزیٰ، حضرت اُمِّ رومان بنت عامر، حضرت اسماء بنت عمیسؓ بن معبد بن حارث اور حضرت حبیبہؓ بنت خارجہ بن زید بن ابو زہیر تھیں۔ حضرت ابو بکرؓ کی اولاد میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔

حضرت ابو بکرؓ نظام حکومت کے معاملے میں مشورے کے لیے اہل الرائے لوگوں میں مہاجرین اور انصار میں سے حضرت عمرؓ، حضرت عثمان، حضرت علیؓ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ کو بھی بلاتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کے عزم کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فتوحات کا دروازہ کھول دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنی وفات کے وقت اپنی زمین فروخت کر کے بیت المال سے اپنی ضروریات کے لیے لی گئی رقم ادا کرنے کی وصیت فرمائی۔ حضرت ابو بکرؓ کے عہد خلافت میں بیت المال، محکمہ قضاء، محکمہ افتاء اور محکمہ کتابت کا اجرا کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت ابو بکرؓ کی حضرت یزید بن ابو سفیانؓ کو شام کی جنگ کے لیے کی جانے والی نصائح کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض باتیں ہمارے عہدیداروں کے لیے بھی بڑی ضروری ہیں جن کا اُنہیں خیال رکھنا چاہیے تبھی اُن کے کام میں برکت پڑے گی۔ بعد ازاں حضور انور نے حضرت ابو بکرؓ کے دَور خلافت میں اُمور حکومت چلانے اور بعض محکمہ جات کے طریق کے بارے میں بھی چند تفاصیل کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ ذکر چل رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی بیان ہو گا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۞عِبَادَاللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ۞اِنَّ اللہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ ۞